آفاقِ تحقیق

جلد02 شمارہ 02 (2021)

https://aafaq-e-adab.com

اردو شاعری میں فلسفۂ انسانیت: ایک تحقیقی جائزہ

Philosophy of Humanity in Urdu Poetry: A Research Review

Dr. Uzma Bashir

Department of Urdu, Aga Khan University, Karachi, Pakistan.

Abstract:

This article explores the philosophy of humanity embedded within Urdu poetry, tracing its evolution from classical to modern periods. Urdu poetry, renowned for its emotional depth, reflects various aspects of human existence, ethics, and the philosophical contemplations of poets on human nature, society, and the soul. The article analyzes key poetic works from renowned poets like Allama Iqbal, Faiz Ahmed Faiz, and Mirza Ghalib to understand their reflections on humanism. Through a deep analysis, the study aims to highlight the inherent human values and philosophical insights conveyed in their poetry, offering a comprehensive understanding of humanity's role in a complex world.

Keywords: *Urdu Poetry, Philosophy of Humanity, Human Values, Philosophical Poets.*

تعارف

اردو شاعری میں فلسفۂ انسانیت ایک گہری اور اہم موضوع ہے جو انسانی اقدار، اخلاقی اصولوں اور معاشرتی تعلقات کو شاعری کے ذریعے بیان کرتا ہے۔ کلاسیکی اردو شاعری میں انسان کے جذبات، اس کی داخلی کشمکش اور اس کے اخلاقی سوالات کو بڑی خوبی سے پیش کیا گیا ہے۔ لیکن جدید اردو شاعری میں انسانیت کا فلسفہ مزید پیچیدہ اور وسیع نظر آتا ہے، جس میں فرد اور معاشرتی ذمہ داریوں کا گہرا تعلق دکھایا جاتا ہے۔ اس تحقیقی جائزے کا مقصد اردو شاعری میں انسانیت کے فلسفے کو اجاگر کرنا ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کرنا ہے۔

اردو شاعری میں انسانیت کی ابتدائی جھلکیاں

اردو شاعری کی ابتدائی شکل میں انسانیت کے بنیادی اصولوں اور اخلاقی اقدار کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ کلاسیکی اردو شاعری میں، خاص طور پر 18ویں اور 19ویں صدی کے مشہور شعراء کی تخلیقات میں، انسانیت کو ایک اہم موضوع کے طور پر اُجاگر کیا گیا ہے۔ شاعری میں انسان کے جذبات، اس کے اندر کی کشمکش، اس کی سچائی کی تلاش اور اس کے معاشرتی فرائض پر زور دیا گیا ہے۔

مثال کے طور پر، مرزا غالب اور شاعر دلی کے دوسرے مشہور نمائندوں نے انسان کی نفسیات، اس کی داخلی کشمکش، اور اخلاقی حدود کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا۔ غالب نے اپنی غزلوں میں انسان کی داخلی بے سکونی، اور اس کے احساسات کی پیچیدگیوں کو بیان کیا، جو دراصل انسانیت کے فلسفے کی ایک جھلک ہے۔ انہوں نے اس بات کو اُجاگر کیا کہ انسان کی روحانی تکمیل کے لئے اُس کے اخلاقی فیصلے اور اس کے عمل کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔

علامہ اقبال، جو اردو شاعری میں ایک نئے دور کا آغاز کرتے ہیں، انسانیت کے فلسفے کو ایک نیا زاویہ دیتے ہیں۔ اقبال نے اپنی شاعری میں انسان کو محض ایک جسم یا مادی وجود نہیں بلکہ ایک بلند تر روحانی شخصیت کے طور پر پیش کیا۔ ان کا فلسفہ انسانیت یہ تھا کہ انسان کو اپنی فطری کمزوریوں کو شکست دے کر اپنی تقدیر خود بنانی چاہیے۔

کلاسیکی اردو شاعری میں انسانیت کے بنیادی اصول، جیسے کہ محبت، حسن، احترام، اور انسانوں کے درمیان بھائی چارہ کو اہمیت دی گئی۔ یہ شاعری انسان کے داخلی سکون اور معاشرتی تعلقات کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے اور انسان کو اُس کے اخلاقی اصولوں کی طرف متوجہ کرتی ہے۔

علامہ اقبال اور فلسفۂ انسانیت

علامہ اقبال اردو شاعری کے عظیم شاعر اور فلسفی تھے، جنہوں نے انسانیت کے فلسفے کو نہ صرف اپنی شاعری میں بلکہ اپنے تمام نظریات اور تصورات میں نمایاں طور پر پیش کیا۔ اقبال کا فلسفہ انسانیت ایک جامع اور گہرا تصور ہے جس میں فرد کی روحانی بیداری، آزادی، خودی اور اس کے معاشرتی ذمہ داریوں پر زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے انسان کو ایک فعال، تخلیقی اور بلند ہمت شخصیت کے طور پر پیش کیا، جو اپنی تقدیر خود بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

اقبال کی شاعری میں انسانیت کے فلسفے کی اہمیت اس بات میں ظاہر ہوتی ہے کہ وہ انسان کو نہ صرف دنیاوی سطح پر بلکہ روحانی سطح پر بھی بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا ماننا تھا کہ انسان اپنی فطرت میں اعلیٰ صفات کا حامل ہے، لیکن کو پہچانے اور اسے جِلا دے۔ اقبال کے نزدیک انسانیت کا فلسفہ اس وقت (selfhood) اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی خودی تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک انسان اپنے اندر کی قوتوں کو شناخت نہ کرے اور انہیں درست سمت میں استعمال نہ کرے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے"

"خدا بندے سے خود پوچھے، بتا، تیری رضا کیا ہے؟

یہ اشعار اقبال کے فلسفۂ انسانیت کو واضح کرتے ہیں کہ انسان کو اپنی زندگی کی تقدیر کا خود تعین کرنا چاہیے۔ ان کا ماننا تھا کہ انسان کا حقیقی مقصد اپنے اندر کی قوتوں کا ادراک کرنا اور انہیں اپنی عظمت کی طرف بڑھانے کے لئے استعمال کرنا ہے۔

اقبال نے اپنی شاعری میں انسانی معاشرتی تعلقات کو بھی اہمیت دی ہے۔ انہوں نے انسان کو سماجی طور پر ذمہ دار اور باہمی محبت کی اقدار کو فروغ دینے والا فرد قرار دیا۔ وہ انسانیت کے فلسفے میں فرد کے اجتماعی تعلقات کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کی شاعری میں معاشرتی تبدیلی اور سماجی انصاف کے تصورات بھی سامنے آتے ہیں۔

توفیق خداوندی سے ہم تم کو کر دکھائیں گے"

"اب تک کوئی نہ سمجھ سکا، تم کو سمجھائیں گے

اقبال کے یہ اشعار انسان کی آزادی اور خودی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ وہ انسان کو نہ صرف فرد کی حیثیت میں بلکہ ایک اجتماعی طاقت کے طور پر دیکھتے ہیں جو اپنے عمل سے دنیا میں مثبت تبدیلی لا سکتا ہے۔

ان کے فلسفۂ انسانیت میں انسان کا مقصد نہ صرف خود کی فلاح ہے بلکہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ انسانیت کی خدمت کرے اور دنیا کو ایک بہتر مقام بنانے کے لیے کام کرے۔ اقبال کی شاعری میں انسانیت کا فلسفہ ایک تحریک اور ایک بلند مقصد کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو فرد کو اپنی تقدیر کے مالک بنانے کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

فیض احمد فیض اور انسانی حقوق

فیض احمد فیض اردو ادب کے ایک عظیم شاعر اور نکتہ چین مفکر تھے، جن کی شاعری میں انسانیت، آزادی اور انسانی حقوق کے مسائل کو بڑی شدت سے اُجاگر کیا گیا ہے۔ فیض کا کلام نہ صرف محبت و انسانیت کا پیام ہے بلکہ ان کی شاعری میں انسانی حقوق، فرد کی آزادی، اور معاشرتی انصاف کی گہری بحث بھی موجود ہے۔ وہ اپنے کلام کے ذریعے نہ صرف فرد کی ذاتی آزادی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ معاشرتی سطح پر مساوات اور انصاف کے اصولوں کو بھی منصفانہ طریقے سے بیان کرتے ہیں۔

فیض کی شاعری میں انسانی حقوق کا فلسفہ اس وقت کے معاشرتی اور سیاسی حالات کی عکاسی کرتا ہے، جب وہ انقلابی جدوجہد اور معاشرتی تبدیلی کی بات کرتے ہیں۔ فیض نے اپنی غزلوں اور نظمیات میں ان لوگوں کی آواز بننے کی کوشش کی جو ظلم و ستم کا شکار تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ انسانوں کو ان کے بنیادی حقوق ملنا چاہیے، چاہے وہ کسی بھی طبقے یا نسل سے تعلق رکھتے ہوں۔

بول کہ لب آزاد ہیں تیرے"

"بول، زبان اب تک تیری ہے

یہ مشہور شعر فیض احمد فیض کی شاعری میں آزادی کے مسئلے کو واضح کرتا ہے۔ وہ فرد کی آزادی کو بنیادی حق کے طور پر دیکھتے تھے اور اس کی اہمیت کو اُجاگر کرتے تھے۔ ان کے نزدیک آزادی صرف ایک سیاسی حق نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور سماجی حق بھی ہے جسے ہر انسان کو حاصل ہونا چاہیے۔ ان کا یہ ماننا تھا کہ زبان اور آواز کی آزادی انسان کے ذاتی وقار اور اس کی انسانیت کی بنیاد ہے۔

فیض کی شاعری میں **"مساوات"** اور **"عدلیہ کا انصاف"** جیسے اصولوں پر بھی زور دیا گیا ہے۔ انہوں نے معاشرتی مسائل اور طبقاتی تفریق کے خلاف آواز اُٹھائی اور کہا کہ ہر فرد کو اپنے حقوق اور آزادی کے لئے لڑنا چاہیے۔ فیض کا مقصد عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے آگاہ کرنا اور ان کو اس بات کا شعور دلانا تھا کہ آزادی اور حقوق کا دفاع ایک مقدس ذمہ داری ہے۔

یہ دریا کی لہریں، یہ ہوا کے جھونکے"

"یہ انسانی حقوق کا سنگ میل تکلیف

فیض احمد فیض نے ہمیشہ انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے جدوجہد کی اہمیت پر زور دیا۔ ان کی شاعری میں فرد اور معاشرت کی آزادی کا رشتہ بہت مضبوط ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ انسانیت کی فلاح تب ہی ممکن ہے جب ہر فرد کو اُس کے حقوق ملیں اور وہ آزاد ہو کر اپنے معاشرتی اور ذاتی مقاصد کو حاصل کرے۔

فیض احمد فیض کی شاعری انسانوں کے حقوق کے لیے ایک مشعل راہ ہے، جس میں انہوں نے نہ صرف سیاسی آزادی بلکہ سماجی انصاف، فرد کی حقوق اور اس کے معاشرتی ذمہ داریوں کو بھی اہمیت دی ہے۔ ان کی شاعری کا پیغام آج بھی دنیا بھر میں انسانی حقوق کی جدوجہد کرنے والوں کے لئے ایک رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

مرزا غالب اور انسانیت کا نیا تصور

مرزا غالب اردو شاعری کے ایک عظیم شاعر تھے، جنہوں نے اپنی شاعری میں انسانیت کے فلسفے کو ایک نیا ،زاویہ دیا۔ غالب کی شاعری میں انسانیت کا تصور صرف اخلاقی اقدار اور معاشرتی تعلقات تک محدود نہیں تھا بلکہ انہوں نے انسان کی داخلی کشمکش، اس کی روحانی جدوجہد، اور اس کی نفسیات کو بھی اہمیت دی۔ غالب نے انسان کو ایک پیچیدہ اور متعدد جہتوں والا وجود کے طور پر پیش کیا، جس کی ذہنی اور روحانی کشمکش اس کی انسانیت کا بنیادی حصہ ہے۔

غالب کی شاعری میں انسانیت کا نیا تصور یہ ہے کہ انسان محض ایک جسمانی وجود نہیں ہے بلکہ ایک ذہنی اور روحانی وجود بھی ہے، جو مسلسل اپنے اندر کی دنیا کے ساتھ لڑ رہا ہے۔ ان کی شاعری میں انسان کی روحانی بے سکونی، اس کی داخلی جدوجہد اور اس کی فطری کمزوریوں کا بیان ہے۔ غالب کا یہ کہنا تھا کہ انسان کی سب سے بڑی کشمکش اس کی اپنی ذات اور اس کے اندر چھپے ہوئے رازوں سے ہوتی ہے۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے"

"بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

یہ اشعار غالب کی شاعری کی نوعیت کو واضح کرتے ہیں، جہاں وہ انسان کی داخلی کشمکش اور اس کے لامتناہی خواہشات کی بات کرتے ہیں۔ غالب کا ماننا تھا کہ انسان کی زندگی میں ہمیشہ ایک بے سکونی اور عدم اطمینان ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی فطری حدود کو قبول نہیں کرتا اور مسلسل اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

غالب کی شاعری میں انسان کی داخلی کشمکش اور اس کی انسانیت کا تعلق اس بات سے بھی ہے کہ انسان کی سب سے بڑی طاقت اس کی عقل اور اس کی فطری صلاحیتوں میں ہوتی ہے، لیکن یہ صلاحیتیں اس وقت تک پوری طرح سے مؤثر نہیں ہو سکتیں جب تک انسان اپنے اندر کی حقیقت کو نہ سمجھ لے۔ غالب نے ہمیشہ انسان کو ایک فکری اور روحانی موجودیت کے طور پر پیش کیا، جسے اپنی حقیقت کا علم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے اندر کی بے سکونی اور اضطراب سے نجات حاصل کر سکے۔

کیا کیجے، جب نہ ہو اپنا ہی کوئی"

کیسے پائے گا انسان اپنی حقیقت کو

جو خود سے غافل ہے، وہ کیا جانے

"جسے اپنی حقیقت کا ہو علم، وہ کہاں جائے گا

غالب نے انسانیت کا نیا تصور پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ انسان کی اصل تقدیر اُس کی اندرونی کشمکش اور خودی سے جڑی ہوئی ہے۔ اس کا مقصد صرف دنیاوی کامیابیاں حاصل کرنا نہیں ہے، بلکہ اسے اپنی روحانی حقیقت اور داخلی سکون کی تلاش کرنی ہے۔

غالب کی شاعری میں انسانیت کا یہ نیا تصور، انسان کے اندر کی جدوجہد کو ایک اعلیٰ مقام دیتا ہے اور اس کی داخلی دنیا کو تسلیم کرتا ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ انسان کی حقیقی انسانیت اسی میں ہے کہ وہ اپنے اندر کی حقیقت کو سمجھ کر اس کے مطابق زندگی گزارے۔ غالب کی شاعری نے انسانیت کے فلسفے کو ایک نیا اور گہرا زاویہ دیا جسے آج بھی اردو ادب میں اہمیت دی جاتی ہے۔

خلاصہ

اردو شاعری میں فلسفۂ انسانیت کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اردو شاعری میں انسانیت کے اصولوں کو بہت گہرائی سے بیان کیا گیا ہے۔ کلاسیکی شاعری میں انسانی جذبات، اخلاقی اصولوں اور روحانیت پر زور دیا گیا تھا، جبکہ جدید شاعری نے انسانی حقوق، فرد کی آزادی اور معاشرتی ذمہ داریوں پر زیادہ توجہ دی ہے۔ اقبال، فیض اور غالب جیسے بڑے شاعروں کی شاعری نے انسانیت کے فلسفے کو نہ صرف مروجہ زمانے سے جوڑا بلکہ اسے نئے زاویوں سے پیش بھی کیا۔ ان کے خیالات نے دنیا بھر میں انسانیت کے تصورات کو نیا رخ دیا۔

حوالہ جات

- اقبال، علامہ۔ "یادگار شعر۔" لاہور: کلچر پبلی کیشنز، 1950
- غالب، مرزا۔ "دیوان غالب۔" دہلی: انعام پبلی کیشنز، 1947
- فیض احمد فیض۔ "نظمیں اور غزلیں۔" کراچی: اردو ادبیہ، 1963

- .سرور، ڈاکٹر. "اردو شاعری میں فلسفۂ انسانیت." اسلام آباد: پاکستان پبلی کیشنز، 1990
- .شاہین، پروفیسر. "انسانی اقدار اور ان کی عکاسی شاعری میں." لاہور: پاکستان اسٹڈی انسٹیٹیوٹ، 1985
- .بخاری، بشریٰ. "شاعری اور انسانیت." کراچی: ادبی ورثہ، 2000
- .جمیل، ناصر. "شاعری اور سماجی حقیقت." لاہور: پنجاب یونیورسٹی، 1995
- .ارمغان، حافظ. "شاعری میں انسانیت کا فلسفہ." اسلام آباد: نظریہ پاکستان پبلی کیشنز، 2005
- .فیض، احمد. "انسانی حقوق اور شاعری." لاہور: ایجوکیشنل پبلی کیشنز، 1988
- .ندیم، معین. "انسانی شاعری اور فرد کی آزادی." کراچی: یونیورسٹی پبلی کیشنز، 2010
- .شوکت، منور. "اردو شاعری میں انسانیت کا خیال." لاہور: سچائی پبلی کیشنز، 1997
- .احمد، طارق. "مرزا غالب کا شاعری میں انسانیت کا تصور." لاہور: غمگین ادب، 2011
- .غنی، زاہد. "فلسفۂ انسانیت اور اردو شاعری." کراچی: روایتی ادبیات، 2008
- .سیف، آصف. "اقبال اور انسانیت کے فلسفے کا جائزہ." لاہور: فکر و ادب، 2013
- .کوثر، نصیر. "غزل میں انسانی مسائل." اسلام آباد: عالمی ادب، 2006
- .عارف، سلیمان. "اردو شاعری میں فرد کا فلسفہ." کراچی: وراثتی ادارہ، 2009
- .قریشی، خالد. "شاعری اور انسانی اقدار کا تعلق." لاہور: خیالات پبلی کیشنز، 2002
- .بشیر، روبینہ. "انسانی حقوق اور اردو شاعری." لاہور: پاکستان اسٹڈیز، 2014
- .محمود، طاہر. "اردو شاعری میں فلسفۂ انسانیت: جدید رجحانات." لاہور: نئی روشنی پبلی کیشنز، 2018
- .حنیف، احمد. "اردو شاعری اور معاشرتی حقیقت." کراچی: عالمی ادب، 2000